کلاس 3: پاکستان میں صحافت، پاکستانی اخبار و چینل

پاکستان میں صحافت

برصغیر کے مسلمانوں کی ایک لمبی جدوجہد نے پاکستان کا حصول ممکن بنایا۔ لیکن اس وقت پاکستان کے پاس نہ بہتر وسائل تھے اور نہ ہی کوئی خاص اخبار تھے۔
صورت حال تو یہ تھی کہ مشرقی پاکستان جو موجودہ بنگلہ دیش ہے وہاں ایک بھی اخبار نہ تھا۔ مغربی پاکستان جو کہ اب موجودہ پاکستان ہے اس میں کراچی سے تین انگریزی اخبار سندھ آبزرور، ڈیلی گزٹ اور کراچی ڈیلی نلکتے تھے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ یہ تینوں ہندوں کی ملکیت تھے۔ ڈیلی گزٹ کو آزادی کے بعد سول اینڈ ملٹری گزٹ کے کراچی ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا لیکن زیادہ عرصہ یہ چل نہ سکا۔ سندھ آبزرور ایک پاکسانی سیاست دان نے خرید لیا لیکن ایڈیٹر کی کوششوں کے باوجود یہ زیادہ چل نہ سکا۔ کراچی گزٹ کے مالک بھارت چلے گئے اور یہ اخبار بھی بند ہو گیا۔ البتہ اس کے علاوہ سندھی اخبار 'الوحید' قائم اور سرگرم رہا لیکن اس کی اشاعت زیادہ نہ تھی اور یہ اپنے حلقے سے باہر آواز نہ نکال سکا۔

پشاور سے 'خیبر میل' کے نام سے اخبار نکلتا تھا جو آج بھی شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ الفلاح، الجمعیت اور سرحد اردو کے نام سے اخبار موجود تھے لیکن نہ یہ تسلسل کے ساتھ نکلتے تھے اور نہ ہی معیاری اخبار تھے۔

فیصل آباد سے سعادت اور ڈیلی بزنس رپورٹ اردو زبان کے اخبار تھے لیکن راولپنڈی، کوئٹہ، ملتان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور حیدرآباد وغیرہ سے کوئی اخبار نہیں نکلتا تھا۔

لاہور صحافت کا ایک بڑا مرکز تھا۔ لیکن جیسے پاکستان کے بننے کی اطلاعات ملنا شروع ہوئیں تو لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی اور غیر مسلم اخبارات بھی منتقل ہونا شروع ہو گئے۔ لاہور چھوڑنے والے اخبارات میں بڑے نام ٹریبیون، پرتاب، ملاپ، دیر بھارت، بندے ماترم وغیرہ تھے۔
اس کے بعد لاہور میں باقی رہ جانے والے اخباروں میں سول اینڈ ملٹری گزٹ، زمیندار، احسان، نوائے وقت، شہباز اور انقلاب تھے۔ ان میں سے شہباز کو مالکان پشاور لے گئے اور انقلاب کمیونسٹ حامی تھا اور پاکستان بننے کے بعد اس کی اشاعت بند ہو گئی۔

پاکستان میں صحافت:

تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں صرف پانچ نمایاں اردو اخبار موجود تھے۔ ان کے نام زمیندار، نوائے وقت، احسان، انقلاب اور شہباز تھے۔ ان میں سب سے زیادہ اشاعت زمیندار اخبار کی تھی جو کہ مولانا ظفر علی خان کا اخبار تھا۔ یہ 1953 تک ایک کامیاب اخبار تھا لیکن اسی سال اسے قادیانی تحریک چلانے کے الزام میں ایک سال کے لیے بند کر دیا گیا اور اس کی جگہ آثار نکالا گیا۔ مولانا ظفر علی خان ایک سال بعد رہا ہوئے تو اخبار دوبارہ شروع ہو گیا اور 1958 تک ایڈیٹر کی وفات تک جاری رہا لیکن اس کے بعد بند کر دیا گیا۔

نوائے وقت کی اشاعت زمیندار سے کم تھی لیکن یہ اخبار بہت بااثر تھا اور آج بھی جاری ہے۔ احسان کی اشاعت درمیانے درجے کی تھی لیکن اپنی پالیسیوں کی بدولت بند کرنا پڑ گیا۔ اس کے علاوہ شہباز کے مالک نور الہی اسے پشاور لے گئے اور انقلاب جسے جناح بھی کہتے تھے کہ یہ غلط نقطہ نگاہ پیش کرنے کے لیے پیسے کھاتا ہے۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد یہ خود ہی دم توڑ گیا اور بند ہو گیا۔

لاہور میں جو اخبار بند ہوئے تھے ان کا خلا پاکستان ٹائمز نے پر کی۔ یہ اخبار قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے جاری ہوا تھا۔

اس کے علاوہ جب قیام پاکستان کے بعد کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا تو یہ شہر صحافت کا مرکز بن گیا۔ دہلی سے تین اخبار ڈان، انجام اور جنگ لاہور منتقل ہو گئے۔ ۔ اس کے علاوہ ٹائمز آف کراچی کے نام سے اخبار جاری ہوا لیکن 4 سال بعد بند ہو گیا۔

قیام پاکستان ہوا تو لاہور اور کراچی صحافتی مرکز تھے لیکن بنگلہ دیش کے علاوہ پشاور، حیدرآباد، ملتان اور راولپنڈی سے بھی کئی اخبارات شروع ہوگئے۔

پاکستان میں ٹی وی کی ابتدا:

پاکستان میں ٹیلی ویژن کی سروس کا آغاز 26 نومبر 1964 کو ہوا۔
یہ ایشیا میں ٹی وی کی ابتدا کے اعتبار سے ابتدائی ممالک میں سے تھا۔

- ٹی وی سروس کا آغاز لاہور سے ہوا، جسے "پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن (PTV)" کہا گیا۔

- ابتدا میں یہ ایک پائلٹ پروجیکٹ تھا جو کہ جاپان اور جرمن حکومت کی مدد سے شروع ہوا۔

- بعد میں اس کا دائرہ ڈھاکہ (اس وقت مشرقی پاکستان)، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ، اور پشاور تک پھیلایا گیا۔

- PTV کا مقصد صرف تفریح نہیں تھا بلکہ تعلیمی، ثقافتی اور معلوماتی پروگرام نشر کرنا بھی تھا۔

پاکستان میں نجی ٹی وی چینلز کا آغاز:

پاکستان میں ٹی وی پر طویل عرصے تک سرکاری اجارہ داری رہی، یعنی صرف PTV ہی کام کرتا رہا۔ نجی چینلز کی آمد ایک بڑا قدم تھا۔

- نجی چینلز کے آغاز کی راہ 1990 کی دہائی کے آخر اور 2000 کی دہائی کے آغاز میں ہموار ہوئی۔

- نجی چینلز کی اجازت دینے کا عمل پرویز مشرف کے دورِ حکومت (1999–2008) میں شروع ہوا۔

- (PEMRA (Pakistan Electronic Media Regulatory Authority کا قیام 2002 میں عمل میں آیا، جس نے پرائیویٹ چینلز کو لائسنس جاری کرنا شروع کیے۔

پاکستان کے ابتدائی نجی ٹی وی چینلز:

یہ وہ چند چینلز ہیں جنہوں نے ابتدائی طور پر پاکستان کے میڈیا منظرنامے میں تبدیلی لائی

1. **Indus TV آغاز 2000**

- پہلا پاکستانی نجی تفریحی چینل، جس نے موسیقی اور تفریحی پروگراموں سے شہرت حاصل کی۔

2. **ARY Digital آغاز 2000**
   - دبئی سے لانچ ہوا، بعد میں پاکستان میں بھی مقبول ہوا۔

3. **Geo TV آغاز 2002**
   - پاکستان کا پہلا بڑا نجی نیوز اور تفریحی چینل، جو جنگ گروپ کے تحت آیا۔

4. **AAJ TV آغاز 2005**
   - بزنس ریکارڈر گروپ کا چینل، خبریں اور ٹاک شوز پیش کرتا ہے۔

5. **Hum TV آغاز 2005**
   - معروف تفریحی چینل، ڈرامہ انڈسٹری میں انقلاب لایا۔

6. **Express News آغاز 2008**

نیوز چینل جو ایکسپریس گروپ نے لانچ کیا۔

پاکستان کے سب سے پہلے نیوز چینلز اور ان کا آغاز:

1. Geo News — پہلا پرائیویٹ نیوز چینل

- **آغاز:** 2002
- **ملکیت:** جنگ گروپ آف نیوز پیپرز
- **ہیڈکوارٹر:** کراچی

- **مقام:** دبئی سے ابتدا، بعد میں پاکستان منتقل
- **خصوصیات:**
  - پہلا نجی نیوز چینل جس نے 24/7 خبروں کی نشریات شروع کیں۔
  - ٹاک شوز، بریکنگ نیوز، تجزیے، اور عوامی مسائل پر مبنی پروگرامز کی بنیاد رکھی۔
  - **"Capital Talk"** جیسے شوز بہت مقبول ہوئے (میزبان: حامد میر)
  - اس چینل نے میڈیا کی آزادی اور طاقتور اداروں سے سوالات کا کلچر متعارف کرایا۔

---

2. ARY News (پہلے ARY One World کے نام سے)

- **آغاز:** 2004
- **ملکیت:** ARY گروپ
- **مقام:** ابتدا میں دبئی، بعد میں پاکستان
- **خصوصیات:**
  - اردو زبان میں عالمی اور ملکی خبریں پیش کرنے والا چینل۔
  - آغاز میں اس کا فوکس بین الاقوامی خبریں تھیں، بعد میں مکمل نیوز چینل بن گیا۔

- ○ طاقتور رپورٹس، تفتیشی جرنلزم اور سیاسی ٹاک شوز نے مقبولیت بڑھائی۔
- ○ معروف پروگرام: **Off the Record** (میزبان: کاشف عباسی)

---

3. Aaj News

آغاز: مارچ 2005

- **ملکیت:** بزنس ریکارڈر گروپ
- **خصوصیات:**
  - ○ خبروں کے ساتھ ساتھ بزنس اور مالیاتی رپورٹس پر بھی توجہ۔
  - ○ مختلف النوع شوز جیسے "Faisla Aap Ka" (میزبان: عاصمہ شیرازی) وغیرہ۔

---

4. Express News

- **آغاز:** 2008
- **ملکیت:** Express میڈیا گروپ
- **خصوصیات:**
  - ○ جنگ، جیو اور اے آر وائی کے مقابلے پر آیا۔

- اردو اخبار "Daily Express" سے جُڑا ہوا نیوز چینل۔
- بہت جلد اپنی ٹاک شوز اور نیوز کوریج کی بدولت مقبول ہو گیا۔

ان چینلز کے آغاز کی وجوہات:

1. میڈیا کی آزادی کے لیے ماحول کی فراہمی (خصوصاً پرویز مشرف دور میں)
2. PEMRA (پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی) کا قیام (2002) جس نے نجی چینلز کو لائسنس جاری کرنے شروع کیے۔
3. انٹرنیٹ اور سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کی ترقی
4. عوامی طلب میں اضافہ — لوگ صرف PTV تک محدود نہیں رہنا چاہتے تھے

پاکستان کے گزشتہ دور میں چند معروف صحافی

1. زمیندار اخبار کے ایڈیٹر: مولانا ظفر علی خان (1873–1956)

- **پس منظر:** تقسیم سے پہلے متحدہ ہندوستان میں صحافت کے بڑے نام، لیکن پاکستان بننے کے بعد بھی ان کے نظریات اثرانداز رہے۔
- **خدمات:**
  - "زمیندار" اخبار کے ذریعے مسلمانوں کے سیاسی شعور کو بیدار کیا۔
  - اردو صحافت کو قومی تحریک سے جوڑا۔
  - ان کا اسلوب شاعرانہ، انقلابی اور پراثر تھا۔

---

2. حمید نظامی (1962–1915)

- **پس منظر:** نوائے وقت کے بانی۔
- **خدمات:**
  - نظریہ پاکستان کے زبردست حامی۔
  - قائداعظم کے قریبی ساتھیوں میں شامل۔
  - صحافت کو قومی خدمت کا ذریعہ بنایا۔
  - ان کے انتقال کے بعد ان کے بھائی مجید نظامی نے نوائے وقت کو سنبھالا۔

---

3. مجید نظامی (2014–1928)

- **پس منظر:** نوائے وقت گروپ کے سربراہ، 1962 کے بعد سے سرگرم۔
- **خدمات:**
  - نظریاتی صحافت کے علمبردار۔
  - آمریت اور بھارت نواز پالیسیوں کے ناقد۔
  - صحافتی استقامت اور اصول پرستی کی علامت۔

---

4. زاہد ملک (2016–1937)

- **پس منظر:** روزنامہ پاکستان آبزرور کے ایڈیٹر۔
- **خدمات:**
  - صحافتی تحقیق، قومی امور پر گہرے مضامین۔
  - ڈاکٹر عبد القدیر خان پر کتاب "Dr. A.Q. Khan and the Islamic Bomb" لکھی۔
  - نظریاتی صحافت کے مضبوط ترجمان۔

---

5. احمد ندیم قاسمی (2006–1916)

- **پس منظر:** اگرچہ وہ زیادہ معروف ادیب تھے، مگر ان کی صحافت بھی اہم رہی۔
- **خدمات:**
  - "ادب لطیف" اور "فن و ادب" جیسے جرائد کے مدیر۔
  - صحافت میں ادبی رنگ اور فکری گہرائی شامل کی۔

---

6. الطاف گوہر (2000–1923)

- **پس منظر:** معروف بیوروکریٹ، بعد میں صحافی بنے۔

- **خدمات:**
  - ڈان، مسلم، اور دیگر انگریزی اخبارات سے وابستگی۔
  - ایوب خان کی سوانح "Friends Not Masters" مرتب کی۔
  - انگریزی صحافت میں پالیسی اور تجزیے کا منفرد انداز متعارف کرایا۔

---

7. ابن انشاء (1927–1978)

- **پس منظر:** مزاح نگار، شاعر، اور اخباری کالم نویس۔
- **خدمات:**
  - ان کے کالم مزاحیہ بھی ہوتے مگر اس میں معاشرتی حقیقتوں کی تلخیاں چھپی ہوتیں۔
  - "چلتے ہو تو چین کو چلیے" جیسے سفرنامے کے ذریعے صحافت کو ادبی رنگ بخشا۔

---

8. احمد بشیر (1923–2004)

- **پس منظر:** ادیب، صحافی، فلم ساز۔
- **خدمات:**
  - ترقی پسند تحریک کے حامی۔

- آزادیِ اظہار کے علمبردار۔
- ان کی بیٹی منیزہ ہاشمی بھی بعد میں صحافت سے منسلک ہوئیں۔

پاکستان کے گزشتہ 2 دہائیوں کے معروف صحافی

1. حامد میر

- پہچان: سینئر صحافی، اینکر پرسن
- چینل: Geo News (Capital Talk)
- خدمات:
  - دہشتگردی، سیاست، اور انسانی حقوق پر بے باک رپورٹنگ۔
  - اسامہ بن لادن اور دیگر بین الاقوامی شخصیات سے انٹرویو کیے۔
  - آزادیِ صحافت کے حق میں کھل کر آواز بلند کی، کئی بار پابندیوں کا سامنا کیا۔

---

2. کاشف عباسی

- پہچان: اینکر، تجزیہ نگار

- چینل: ARY News (Off The Record)
- خدمات:
  - سخت سوالات اور غیرجانبدارانہ تجزیے کے لیے مشہور۔
  - سیاسی معاملات میں بیلنسڈ اپروچ رکھتے ہیں۔
  - عوامی نمائندوں کو ان کے بیانات پر ٹوکنے والے اولین صحافیوں میں سے ہیں۔

---

3. ندیم ملک

- پہچان: تجزیہ کار، اینکر
- چینل: Samaa TV (Nadeem Malik Live)
- خدمات:
  - پالیسی میکنگ اور پارلیمانی امور پر گہری گرفت۔
  - صحافتی وقار کے ساتھ غیرجانبدار تجزیہ۔

---

4. اسد طور

- پہچان: ڈیجیٹل صحافی، یوٹیوبر
- چینل: یوٹیوب/سوشل میڈیا

- خدمات:
  - آزادی اظہار اور ادارہ جاتی شفافیت کے حق میں سرگرم۔
  - سوشل میڈیا پر تحقیقاتی رپورٹنگ کے رجحان کو فروغ دیا۔
  - حملوں اور دباؤ کے باوجود مؤقف پر قائم رہے۔

---

5. مطیع اللہ جان

- پہچان: سینئر رپورٹر، یوٹیوبر
- خدمات:
  - عدالتی رپورٹس اور ریاستی اداروں پر تنقیدی تجزیے۔
  - کئی بار اغوا اور دھمکیوں کا سامنا کیا مگر مؤقف نہ بدلا۔

---

6. ارشد شریف (مرحوم)

- پہچان: تحقیقاتی صحافی، اینکر
- چینل: ARY News، پھر یوٹیوب
- خدمات:
  - کرپشن اور ادارہ جاتی بدعنوانیوں کے خلاف آواز۔

   ○ شہادت نے آزادی صحافت کے حوالے سے عالمی توجہ حاصل کی۔

---

7. [اجمل جامی]

- پہچان: اینکر، رپورٹر
- چینل: Dunya News
- خدمات:
   ○ پختہ، باوقار انداز میں اینکرنگ کرتے ہیں۔
   ○ عوامی و سیاسی امور پر متوازن رویہ۔

---

8. غریدہ فاروقی

- پہچان: سینئر اینکر، صحافی
- چینل: Express News
- خدمات:
   ○ خواتین کے حقوق، سیاسی تجزیے، اور سماجی موضوعات پر توانا آواز۔
   ○ سخت سوالات اور پرجوش انداز میں انٹرویوز کے لیے مشہور۔

---

9. عاصمہ شیرازی

- پہچان: صحافی، اینکر، بی بی سی اور آج نیوز سے وابستہ
- خدمات:
  - انسانی حقوق، آئین، اور سیاسی حالات پر واضح موقف۔
  - عالمی سطح پر تسلیم شدہ — CNN, BBC جیسے اداروں میں کام کر چکی ہیں۔

---

10. عمران ریاض خان

- پہچان: یوٹیوبر، سابق نیوز اینکر (Express, Samaa)
- چینل: یوٹیوب
- خدمات:
  - سوشل میڈیا پر سیاسی تجزیے اور بیانیہ سازی میں اہم کردار۔
  - نوجوانوں میں خاص طور پر مقبول، آزادی اظہار پر سرگرم۔